REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ☆ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P. 6

جلد ۳۸ — شمارہ ۱۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۴۰ روپے — ششماہی ۲۰ روپے — ممالک غیر ۵۰۰ روپے بذریعہ ہوائی ڈاک — فی پرچہ ۱/۲۵

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

ہفت روزہ بدر قادیان

۵ شوال ۱۴۰۹ ہجری — ۱۱ ہجرت ۱۳۶۸ ہش — ۱۱ مئی ۱۹۸۹ ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۰ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کیساتھ اپنے پیارے آقا کی صحت وسلامتی ودرازی عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

لندن سے ہدیہ تہنیت

بذریعہ فون

فرمایا:-

"احمدیت کی دوسری صدی کی یہ پہلی عید اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو مبارک کرے خدا کرے یہ عید آپ میں خدا تعالیٰ کے اس وعدہ پر یقین پیدا کرنے والی ثابت ہو کہ احمدیت کی یہ دوسری صدی اسلام کی تمام دیگر ادیان پر آخری اور کامل فتح اور غلبہ کی صدی ہوگی۔

خدا تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا کرے کہ ہمارے ہی ذریعہ یہ سارے نیک مقاصد حاصل ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضاء اور خوشنودی کی دائمی عید سے نوازتا رہے۔ آمین ؛

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

نوٹ:- حضور انور کا یہ پیغام تہنیت خطبہ عید الفطر قادیان کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے تمام حاضرین وحاضرات کو پڑھ کر سنایا۔ (ایڈیٹر)

قادیان میں عید الفطر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے اختتام پر بتاریخ ۸ ہجرت (مئی) نہایت پر وقار طور پر نماز عید الفطر ادا کی گئی۔ مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ اور مستورات کے لئے مسجد مبارک میں نماز کی ادائیگی کا انتظام تھا۔ بذریعہ لاؤڈ سپیکر دونوں مساجد میں آواز پہنچانے کا بہت عمدہ انتظام کیا گیا مسجد اقصیٰ کے صحن میں سائبان لگائے گئے تھے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے پونے نو بجے کے قریب دوگانہ عید الفطر پڑھایا۔ بعدہ مسنون خطبہ میں رمضان المبارک کی غرض تقویٰ اللہ پر روشنی ڈالتے ہوئے قرآن کریم احادیث نبوی حضرت مسیح موعود کے ارشادات اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ خطبات کی طرف توجہ دلائی جن میں حضور انور نے واضح طور پر احمدیت کی نئی صدی میں داخل ہونے کے لئے بار بار احباب جماعت کو اسلام کی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات کو حرز جان بنانے کیلئے تلقین فرمائی ہے۔ ہمسایوں سے مثالی حسن سلوک اعلیٰ درجہ کی سچائی امانت ودیانت اور لین دین میں صفائی زبان کی سچائی وصفائی کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

وہ احباب جو مختلف صوبوں سے اپنے کاروباری سلسلہ یا محنت مزدوری کرنے کے لئے پنجاب میں آئے ہیں وہ غیر احمدی مسلمان اور مضافات کے غیر احمدی مسلمان بھی تقریباً ایک ہزار کی تعداد میں حسب معمول عید الفطر کے موقعہ پر تشریف لائے اور نماز عید اور خطبہ میں شریک ہوئے انہیں مخاطب کر کے بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے تحفہ عید مبارک پیش کرتے کے بعد فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آج سے ایک سو سال قبل اسی مقدس سر زمین قادیان میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ شدید ترین مخالفتوں کے باوجود آج اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق آپ کا پیغام زمین کے کناروں تک مضبوطی سے قائم ہو چکا ہے۔ آپ لوگ بھی اس کی اہمیت کو سمجھ کر غور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم نعمت کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں آپ نے فرمایا بیرون سے عید الفطر میں شریک ہونے والے تمام مہمانوں کے لئے مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ لہٰذا احباب کرام خطبہ اور دعا کے بعد آپ سب کھانا تناول فرما کر اپنے مقامات کو تشریف لے جائیں تو یہ امر ہماری عزت افزائی کا باعث ہوگا۔ چنانچہ یہ مہمان کھانے تناول فرمانے کے بعد اپنے مقامات کے لئے روانہ ہوئے اجتماعی دعا کے بعد مصافحہ اور معانقہ کا پر کیف نظارہ دیکھنے میں آیا۔ الحمد للہ۔

دعا ہے کہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضاء اور خوشنودی کی دائمی عید سے نوازتا رہے آمین ؛

(ایڈیٹر)

پیارے آقا کا عظیم تحفہ

لندن
۸۹-۴-۱۱

پیارے مکرم ایڈیٹر صاحب بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کا خط موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ماشاء اللہ بدر بہت اچھا چل رہا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحافت کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس صلاحیت کو اور چمکائے۔ اور بدر کی اشاعت وسیع ہو اور لوگ اس سے فیضیاب ہوں تمام معاونین کو میرا محبت بھرا سلام دیں اور نئی صدی کی مبارک۔ والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۱۱ ہجرت ۱۳۶۸ ہش

تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے
(کشتی نوح)

پاکستانی سیاست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ جس میں پاکستانی سیاست کا محققانہ جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ "بدر" کی اشاعت ہذا میں ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ حضور انور غور فرما رہے ہیں کہ موجودہ حالات میں احمدیوں کو مزید صبر کی ہدایت دی جائے یا قانونی دفاع کی۔

اسلامی تعلیمات اور ذاتی مشاہدہ سے ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ انسانی ہمدردی سب سے زیادہ خلیفہ وقت کے قلب صافی میں موجزن ہوتی ہے اور یہ بے پناہ ہمدردی اس وقت کھل کر منظر عام پر ایک وجد آفریں انداز میں آتی ہے جب کوئی گروہ "شجرہ طیبہ" یعنی جماعت احمدیہ پر شدید حملہ کرنے کا پروگرام بناتا ہے اس موقعہ پر امام وقت اچھی طرح سے کھٹکھٹا کر بتا دیتا ہے کہ ہمیں اپنی تو کوئی فکر نہیں مگر تم لوگ اس راہ پر چل کر ضرور غیر معمولی نقصان اٹھاؤ گے تم ہوش سے کام لو اور اپنی تباہی کے سامان اختیار نہ کرو۔

محسن ہر بشر کو ہو انسانیت کا درد
پیدا دلوں کے شہر میں وہ ارتعاش کر

۱۹۷۴ء میں پاکستان کی پیپلز پارٹی کی حکومت نے احمدیت کو نیست و نابود کرنے کا پروگرام بنایا اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اچھی طرح کھول کر بتا دیا تھا کہ:-

"اس کے نتیجہ میں جو خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں وہ یہ نہیں کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم بن جائیگی جس جماعت کو اللہ تعالیٰ مسلمان کہے اسے کوئی ناسمجھ انسان غیر مسلم قرار دے تو کیا فرق پڑتا ہے اس لئے ہمیں اس کا فکر نہیں ہمیں فکر ہے تو اس بات کی کہ اگر یہ خرابی خدانخواستہ انتہا تک پہنچ گئی تو اس قسم کے فتنہ و فساد کے نتیجہ میں پاکستان قائم نہیں رہے گا۔"
(جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینے کی حقیقت صفحہ ۱۲)

نیز فرمایا:-
"لیکن اگر خدانخواستہ تم فتنہ فساد کو اس ملک میں اس حد تک پھیلانے میں کامیاب ہو گئے (ہماری دعا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے حالات نہیں پیدا ہونے دیگا۔ لیکن اگر کے ساتھ میں بات کر رہا ہوں) اور حکومت وقت اس عظیم ملک کے شہریوں کی حفاظت کرنے کے قابل نہ رہی، تو پھر..... حبیب احمد تھا کے ساتھ اپنی جان و مال کی حفاظت اور بالخصوص غلبہ اسلام کی مہم کی حفاظت کا سوال پیدا ہوا تو اس دن تمہارے بڑے بھی اور تمہارے چھوٹے بھی تمہارے مرد بھی اور تمہاری عورتیں بھی یہ مشاہدہ کریں گی کہ تمہارے دل میں اس دنیا کی زندگی اور اس کے عیش و آرام سے جو محبت ہے اس سے کہیں زیادہ ہمیں خدا کی راہ میں جان دینے سے محبت ہے" (ایضاً صفحہ ۲۳)

اس نہایت ہمدردانہ انتباہ سے اس وقت کی پیپلز پارٹی نے کوئی سبق نہ سیکھا اور ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھائے اور غیر مسلم قرار دے دیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ:-

کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے (درثمین)

وہ علماء جو کہتے تھے کہ اگر مسٹر بھٹو احمدیت کو غیر مسلم قرار دینے کا کارنامہ انجام دے دیں تو وہ اپنی داڑھیوں سے ان کے بوٹ پالش کریں گے وہی علماء پیپلز پارٹی کی تباہی کے باعث بن گئے۔ مسٹر بھٹو کو پھانسی کی سزا ہوئی۔ پیپلز پارٹی کے ایک ایک لیڈر کو کوڑے مارے گئے کچھ جیلوں میں بند کر دیئے گئے کچھ موت کی گھاٹ اتار دیئے گئے۔ اور ضیاء الحق نے اس اعتبار سے پاکستان کو ختم کر دیا کہ جمہوریت ختم ہو گئی اور وہ ایک جابر ظالم خونخوار ڈکٹیٹر کے روپ میں ظاہر ہوا جس نے ہر اعتبار سے پاکستان کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ اور اس نے پیپلز پارٹی کی عورتوں اور بچوں کو بھی معاف نہ کیا ؎

غرور و فخر کی گردن جھکی سدا تن کر
جبین عجز ہمیشہ ہی سر بلند رہی

۱۹۸۴ء میں ضیاء الحق نے درندہ صفت علماء سے متاثر ہو کر آرڈیننس ۲۰ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے تمام حقوق چھیننے کی کوشش کی اور پیپلز پارٹی کا راستہ اپنا کر بڑے مظالم ڈھائے بلکہ پیپلز پارٹی سے بھی زیادہ ظلم کا راستہ اختیار کیا۔ صبر کا پیمانہ لبریز ہونے پر ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو قرآن و سنت کے مطابق حضور انور نے تمام مکذبین کا سرغنہ ضیاء الحق کو قرار دیتے ہوئے ان سب کو مباہلہ کا کھلا چیلنج دیا۔ جس کے ایک ماہ گذرنے پر اس کا عظیم الشان نتیجہ منصہ شہود پر آگیا تحفظ ختم نبوت کے رہنما اسلم قریشی اچانک نمودار ہو گئے حالانکہ یہ لوگ ان کا قاتل بڑی تحدی کے ساتھ حضرت امام جماعت احمدیہ کو قرار دے رہے تھے۔ لہٰذا ان کا جھوٹ تمام دنیا کے سامنے آگیا اور اس طرح آیت مباہلہ "لعنت اللہ علی الکاذبین" کی رو سے ان تمام علماء اور ان کے ہمنوا علماء پر لعنت کی ایسی مار پڑی کہ یہ لوگ قیامت تک اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ ؏

اک دشمن کو زندہ کر کے مار دیتے ہیں دشمن سارے (کلام طاہر)

مباہلہ کا دوسرا نتیجہ نہایت عبرتناک طور پر ضیاء الحق کی لاؤ لشکر سمیت ہلاکت ہے۔ اس کلمہ طیبہ کے دشمن عدو کے فضاء آسمانی میں اس طرح پرخچے اڑ گئے کہ حدیث نبوی کے مطابق اس کی نعش کو زمین نے بھی قبول نہ کیا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ موجودہ سیاست خود غرضی ہے اور خود غرض آدمی اندھا ہوتا ہے۔ کہ ماضی قریب کے ہولناک مناظر بھی اسے دکھائی نہیں دیتے اس لئے بار بار یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت پاکستانی سیاست کے دونوں متحارب گروہ درندہ صفت علماء کو خریدنے کی دوڑ میں ہیں اور سبقت لے جانے کی فکر میں ہیں۔ صرف ایک با اصول لیڈر جناب قائداعظم تھے جنہوں نے ڈٹ کر درندہ صفت علماء کا مقابلہ کیا اور احمدیوں کو بھی وہی حقوق دیئے جو پاکستان کے دوسرے باشندوں کو حاصل تھے۔ اس با اصول لیڈر کی آج بھی پاکستان میں قدر اور وقار موجود ہے۔ ان کے بعد دولتانہ سے لے کر ضیاء الحق تک تمام بڑے بڑے لیڈر درندہ صفت علماء سے متاثر ہو کر جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھاتے رہے اور کیفر کردار کو پہنچتے رہے آج ان کا کوئی وقار پاکستان میں نہیں ہے۔ اسی حقیقت کا اعتراف اخبار جنگ لاہور نے برملا طور پر کیا ہے۔ جسے "بدر" میں بھی شائع کیا جاتا رہا ہے۔

بہر حال جماعت احمدیہ کو حضور انور کے ارشادات عالیہ کے تحت اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کی دعاؤں کے ساتھ اس بدقسمت ملک پاکستان کی حفاظت کے لئے بھی دعائیں کرنا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مباہلہ کے نتیجہ میں ایسے نشان دکھائے کہ یہ لوگ ظلم کا ہاتھ روک لیں اور فوج در فوج ہو کر صداقت کو قبول کر لیں کیونکہ حضور انور نے فرمایا ہے کہ:-

اس مرتبہ اگر پاکستان پر وبال آیا تو پہلے سے زیادہ بھیانک ہو گا۔ (مفہوم)

لہٰذا بڑے خلوص سے دعائیں جاری رکھی جائیں ؎

اپنے لہو سے غم کی جوانی نکھار دے
لیکن کبھی خلوص کی بازی نہ ہار دے

عبدالحق فضل

خطبہ جمعۃ المبارک

دو دن کے بعد ننکانہ صاحب کی وہ خبر مکرم چوہدری انور حسین صاحب نے دی جس کی تفصیل آپ کو معلوم ہو چکی ہے

تمہیں کامل یقین ہے کہ قرآن کریم کی یہی تعلیم ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر زور دیا کہ عورت سربراہ نہیں ہو سکتی

اور تم یہ کہتے ہو کہ ایسا ملک ہلاک ہو جایا کرتا ہے جس کی سربراہ عورت ہوتی ہے لیکن آؤ ہم سودا کرتے ہیں تم ان چیزوں سے باز آجاؤ

اور مقابل پر جتنا احمدی خون چاہیے جتنی احمدی عزتیں چاہئیں اور جتنے احمدی علاقے چاہئیں وہ سب تمہارے حضور ہیں۔ خدا کی قسم!

محمد مصطفیٰ کے خدا کی قسم!! اور کائنات کے خدا کی قسم!!! کہ احمدیت کے دل میں جو محمد مصطفیٰ اور اللہ کی محبت کا BIRTH MARK ہے

اس کو تم مٹا نہیں سکتے میرے روحانی کانوں نے تمام دنیا کی جماعت احمدیہ کی یہ آہٹ سنی جو مجھے پیغام دے رہی تھی کہ لبیک لبیک یا سیدی لبیک

اے محمد مصطفیٰ کے غلام!! آپ کی غلامی میں تو جو پیغام ہمیں دیگا ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس نام کی عظمت کی خاطر

آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ناکام نہیں کر سکے گی

از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴ر شہادت ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر P.5 لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۝ ......

.... فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ۝

(سورۃ البروج: آیات نمبر ۱ تا ۱۷)

بعدہٗ حضور انور نے فرمایا:۔

چند دن پہلے نماز فجر کے بعد صبح تلاوت کے دوران جب میں اس آیت کے اس ٹکڑے پر پہنچا — قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ — تو بڑی شدت کے ساتھ جیسے خیال میخ کی طرح دل میں گڑھ جائے، یہ القاء ہوا کہ کوئی ایسی خبر پہنچنے والی ہے جس کے نتیجے میں مجھے خدا نے تلقین فرمائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں کا اسوہ اختیار کرتے ہوئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

پڑھوں اور اس کے مضمون کی طرف متوجہ ہوں۔ چنانچہ اسی رات عبد الباقی ارشد صاحب کے ذریعے شیخوپورہ سے وہ اطلاع ملی، جس میں بتایا گیا کہ ایک واقعہ ایسا ہوا جس کے نتیجے میں چک ۵۶۳ گ ب تحصیل جڑانوالہ میں دشمنان احمدیت نے احمدی گھروں پہ حملہ کیا اور ان کو لوٹا، ان کو آگیں لگائیں اور اس کے بعد ان کا ارادہ ننکانہ صاحب میں بھی اسی قسم کی کاروائیاں کرنے کا ہے۔

دو دن کے بعد ننکانہ صاحب کی وہ خبر مکرم چوہدری انور حسین صاحب نے دی جس کی تفصیل آپ کو معلوم ہو چکی ہے۔ سوائے تین گھروں کے جن کا مشتریوں کو علم نہیں ہو سکا، باقی تمام گھروں کو یا آگ لگا دی گئی یا ان کے سامان نکال کر لوٹ لیے گئے اور آگ لگا دی گئی اور یا منہدم کر دیئے گئے۔

مسجد کو بھی منہدم کر دیا گیا

اور آگ لگا دی گئی اور مسجد کے ساتھ مسجد کے خادم کا جو کوارٹر تھا اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا۔ انہوں نے آگ لگانے کے وقت یہ احتیاط کی کہ دوسرا لٹریچر اور دوسرا سامان ایک طرف ڈھیری کر کے اس کو آگ لگاتے تھے اور قرآن کریم کو الگ ڈھیری کر کے اس کو آگ لگاتے تھے

ابھی واقعہ کا پس منظر یہ ہے یعنی ایک فوری ظاہری پس منظر جو سامنے آیا وہ یہ ہے کہ چک ۵۶۳ گ ب میں ایک مسلم نے مسجد کی صفائی کی بنا پر رمضان کے خیال سے اور جو پرانے کاغذات ایسے تھے جن کی ضرورت نہیں تھی، ان کو تلف کرنے کی خاطر ایک جگہ ڈھیری کر کے ان کو آگ لگائی۔ وہاں ایک ایسا شخص جس کے والد احمدی ہو چکے ہیں اور وہ اپنے والد کے احمدی ہونے کے نتیجے میں بڑا مشتعل تھا، وہ پہنچا۔ اس نے اس سے پوچھا انہوں نے بتایا کہ یہ واقعہ ہے۔ اس نے اسی وقت واویلا مچا دیا اور سارے گاؤں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ احمدی قرآن کریم کو آگ لگا رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق اس گاؤں سے نہیں بلکہ ننکانہ صاحب سے اس مزاج کے اسی قماش کے چند پیشہ ور لوگوں کو اکٹھا کر کے اور بعض دوسرے دیہات سے، باقاعدہ گاؤں پر حملہ کیا گیا اور ایک چھوٹی سی قیامت وہاں ٹوٹ پڑی۔ اس کے بعد پھر جو واقعہ ننکانہ صاحب میں ہوا ہے اب جو تازہ تفصیل آئی ہے، اس کے مطابق یہ بات قابل توجہ ہے غالباً آپ کے علم میں پہلے نہیں کہ

ڈی ایس پی اسلم لودھی صاحب پولیس کی سرکردگی میں عوام کو ساتھ لے کر خود آگیں لگوا رہے تھے اور اے سی صاحب بھی ایک طرف اسی شغل میں مصروف تھے

اور بعض دفعہ پولیس والے خود سامان نکال کے ان کو پکڑاتے تھے کہ یہ چیز رہ گئی ہے، اس کو بھی ڈھیری میں ڈالو اور آگ لگا دو۔

جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے۔ میں نے پہلے بھی بارہا توجہ دلائی ہے کہ ایسی باتوں کو سن کر یعنی قوم کے خلاف اپنے جذبات عموماً بے لگام نہیں ہونے دینا چاہئیے۔ بدقسمتی سے امت محمدیہ میں بہت سی کمزوریاں آگئی ہیں لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کام ایسا بابرکت ہے، وہ کلام جو آپ پر نازل ہوا وہ ایسا بابرکت ہے کہ کتنے گئے گزرے مسلمان کیوں نہ بے عمل ہو چکے ہوں، ان کے اندر بھی شرافت کی بہت سی ایسی قدریں باقی ہیں جو دیگر قوموں میں بہت شاذ دکھائی دیتی ہیں۔ دیگر قوموں میں اشتعال کی حالت میں عورتوں کی عزت پر ہاتھ ڈالے جاتے ہیں اور بہت سی بے حیائیوں کی باتیں کی جاتی ہیں اور انسان گر کر بہیمانہ سطح پر اتر کر ان کو بھی شرمندہ کر دیتا ہے یعنی جو جنگل کے جانور ہیں ان سے بھی آگے گذر جاتا ہے لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر قرآن کی تعلیم کا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیم کا یہ فیض ہے کہ سخت اشتعال کی حالت میں بھی انسانی شرافت کی بنیادی قدریں اکثر لوگوں میں زندہ رہتی ہیں اور بعض لوگ جو ملائیت سے مغلوب ہو چکے ہیں، ان کے متعلق تو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ

شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم)

اس لئے ان پر یہ استثنا صادق نہیں آتا لیکن وہاں کی رپورٹوں سے بھی پتہ چلا ہے کہ ہمسایوں نے اور دیگر محلے والوں نے اس موقع پر انسانی شرافت کا سلوک کیا۔ ان کو سہارا دیا۔ وقتی طور پر ان کی روزہ کشائی کے لئے سامان مہیا کئے۔

جہاں تک ننکانہ صاحب کی جماعت کا تعلق ہے۔ یہ بات نمایاں طور پر قابل ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے عظیم کردار سے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا سر بلند رکھا ہے۔ کوئی بھاگ کر کہیں نہیں گیا۔ اپنے جلے ہوئے منہدم مکانوں میں اپنے بچوں کو لے کر وہیں بیٹھے رہے اور دشمن کی اس کوشش کو کلیۃً رد کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی بزدلی دیکھیں اور ان کو اپنے جلے ہوئے مکانوں اور منہدم مسکنوں سے اُکھاڑ کر باہر نکال دیں۔ اسی جگہ وہ بیٹھے رہے اور جیسا کہ میں نے جماعت کو ان حالات میں تلقین کی ہوئی ہے، صبر کا کامل نمونہ دکھایا۔ یہاں تک کہ دوسرے دن جب باہر کی جماعتوں سے لوگ وہاں پہنچے ہیں تو اگرچہ فوری طور پر جماعت کی طرف سے اُن کی مدد کا انتظام کیا گیا لیکن یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ ہمسائے دوستوں نے انسانی قدروں کو مرنے نہیں دیا۔ اور بہت ہی، بعض جگہ تو غیر معمولی شفقت اور رحمت کا سلوک کیا ہے۔

یہ میں اس لئے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ واقعات ایسے ہیں جو جذبات میں ایک قیامت مچا دیتے ہیں اور

جتنی محبت احمدی کو احمدی سے ہے اس کی کوئی مثال دنیا میں نظر نہیں آتی۔ دنیا کے کونے میں، زمین کے کناروں تک جب یہ خبر پہنچتی ہے یا پہنچے گی تو جماعت اس طرح کرب میں مبتلا ہو جائے گی جس طرح ان کے عزیز ترین پیاروں اور رشتے داروں کو کسی نے ظلم کا نشانہ بنایا ہے۔

فاصلے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ قوموں کے فرق کوئی حیثیت نہیں رکھتے، جغرافیائی حدیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ایک جماعت ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ساری دنیا کی جماعت بھائیوں کی طرح ایک ہو چکی ہے۔

اس ضمن میں جہاں تک جماعت کے ردعمل کا تعلق ہے، پہلے ایک ردعمل میں بیان کرتا ہوں اور باقی باتیں بعد میں انہی کا مزید پس منظر بیان ہونے والا ہے، اس کے بعد پھر بات کروں گا۔ ایک ردعمل تو وہی ہے جس کی تمہید میں باندھ چکا ہوں۔ الٰہی جماعتوں میں جو للّٰہی محبت پائی جاتی ہے، اس کے نتیجے میں اگر ایک جزو کو تکلیف پہنچے تو دوسرا حصہ اس تکلیف سے بھاگتا نہیں بلکہ اس عضو کی طرف لپکتا ہے جس کو تکلیف پہنچی ہے۔ ہر زندہ نظام میں یہ ایک قدر مشترک ہے۔ دنیا میں زندگی کی جتنی بھی شکلیں موجود ہیں ان میں یہ بات آپ ہمیشہ مشترک پائیں گے کہ جسم کے کسی حصے کو اگر تکلیف پہنچتی ہے تو جسم کا باقی حصہ اس کو چھوڑ کر اس کی طرف پیٹھ نہیں کرتا بلکہ اس کی طرف بے اختیار لپکتا ہے۔ اور بعض دفعہ یہ ردعمل اتنا شدید ہوتا ہے کہ وہ محبت ہی مصیبت بن جاتی ہے اور خون کا دوران اس تیزی سے اس ماؤف حصے کی طرف بڑھتا ہے کہ اس کا زیادہ جانا تکلیف کا موجب بن جاتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ پھر ڈاکٹروں کو ایسی چوٹ والی جگہ پر اور ماؤف جگہ پر برف کی پٹیاں کرنی پڑتی ہیں ٹھنڈا کرنے کے لئے کہ دیکھو، تم اتنا زیادہ جوش نہ دکھاؤ۔ تمہارا یہ جوش تمہارے اس ماؤف حصے کی تکلیف میں اضافے کا موجب ہے۔ پس اس حیثیت سے میرا بھی یہی کام ہے۔ ایک زندہ روحانی جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے میں ان کے مزاج کو خوب سمجھتا ہوں۔ کبھی مجھے اس بات کی ضرورت پیش نہیں آئی، نہ کبھی آئیگی کہ میں جماعت کو کسی واقعہ کے بیان کے بعد مشتعل کرنے کی کوشش کروں۔ اُن میں ہیجان پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ میرا کام ہمیشہ وہی ہوتا ہے جو ڈاکٹر جسم کے ماؤف حصے کے لئے کرتا ہے یعنی ایسے جسم کے ماؤف حصے کے لئے جس میں زندگی کی ساری قوتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ بجائے اس کے کہ اس کو گرم کرے، اس کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اُسے سمجھاتا ہے۔ اس کو اس کا توازن دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہارا یہ ردعمل مزید تکلیف کا موجب نہ بن جائے۔ پس اس پہلو سے جب ایک احمدی

کا گھر جلا تو ساری جماعت اپنے گھر جلوانے کے لئے تیار بیٹھی ہے کوئی پیٹھ دکھا کر نہیں جا رہا۔ مجھے ان کو سمجھانا پڑ رہا ہے کہ اپنے ردّ عمل کو توازن بخشو اور اپنا جوش نکالنے کی خاطر دوسروں کو تکلیف میں مبتلا نہ کرو۔ اس پہلو سے جو بھی آخری فیصلہ ہوگا، وہ تو خوب غور اور فکر کے بعد اور مشوروں کے بعد ہوگا کہ جماعت کو آئندہ کیا ردّ عمل دکھانا ہے۔ لیکن یہ تو بہرحال قطعی بات ہے کہ ہمارا ردّ عمل قرآنی تعلیم کے تابع ہوگا اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اسوہ کی روشنی میں ڈھالا جائے گا۔

اب میں اس واقعہ کا کچھ اور پس منظر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ کوئی اتفاقی اچانک ہونے والا واقعہ نہیں ہے۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک سو سال تک بے انتہاء فضلوں سے نوازا ہے۔ اتنے کرم فرمائے ہیں، ایسی رحمتوں کی بارشیں برسائی ہیں کہ ان قطروں کو گننے کا کیا سوال، ہم اُن کے شکر کے عمومی تصور سے بھی قاصر ہیں۔

یعنی جس رنگ میں شکر ادا ہونا چاہیئے، اس کا حق ادا کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اُس کے تصور سے بھی ہم قاصر ہیں کہ کس حد تک خدا نے ہم پر فضل نازل فرمائے ہیں اور کس طرح ہم شکر ادا کریں۔ جیسا کہ میں نے اپنے پہلے خطبے میں بیان کیا تھا۔ میں جب اس کی تفصیلات پر غور کرتا ہوں تو محض ایک بڑے بیان کے طور پر نہیں کہ اونچی آواز میں ایک اونچا دعویٰ کیا جائے بلکہ میں جب تفاصیل پر غور کرتا ہوں تو

خدا تعالیٰ کے فضلوں کے تصور سے کلیۃً مغلوب ہو جاتا ہوں۔

نہ بیان کی طاقت رہتی ہے۔ نہ تفصیل سے اُن کو سوچنے کی استطاعت رہتی ہے۔ اس لئے جہاں تک خدا کے فضلوں کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ بھی پوری طرح اُن سے شناسا نہیں ہے۔ انفرادی طور پر احمدیوں کی زندگی میں کس طرح اللہ نے بار بار فضل فرمائے ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں کیسی غلطیوں سے اُن کو بچایا، کیسے غلطیوں کی پاداش سے ان کو محفوظ رکھا اور کیسی مصیبت کے وقتوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اُن کے کام آئی۔ یہ تو ہر احمدی میں گزرنے والی روزمرہ کی داستانیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں تو یہ داستانیں اس کثرت سے ملتی ہیں کہ چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے سچی رؤیا ظاہر ہوتی تھیں سچی رؤیا اُن کو دکھائی جاتی تھیں اور جیسا کہ محاورہ ہے۔ بچے نبوت کرتے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے خبریں پا کر آگے بیان کیا کرتے تھے۔ تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ دشمن کو بھی اس تفصیل کا تو علم نہیں لیکن

کامیابی سے سو سال گذرنے کی اتنی تکلیف ہے اتنی تکلیف ہے کہ نہ خدا کے فضلوں کا تصور کر سکتے ہیں، نہ دشمن کی تکلیف کا تصور کر سکتے ہیں۔

اور یہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہے۔ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں بھی کلام الٰہی میں یہ بتایا گیا کہ تم کیا باتیں کر رہے ہو۔ اپنی تکلیفوں کا تمہیں احساس ہے۔ یہ نہیں سوچتے کہ دشمن کس تکلیف میں مبتلا ہے اس کو تو آگ لگی ہوئی ہے اور تمہاری کامیابیوں کی وجہ سے لگی ہوئی تمہیں دکھ دے کر بھی اسکی وہ آگ نہیں بجھتی اور ایک جہنم ہے جو هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا مطالبہ کرتی چلی جارہی ہے۔

پس وہ آگ جو ۳۶۵ پر اُگلی گئی یا ننکانہ کے معصوم احمدیوں کے گھروں پر برسائی گئی۔ یہ تو پتہ کریں کہ وہ آگ آئی کہاں سے تھی۔ اُن کے دلوں سے نکل کر ان گھروں پر پڑی ہے۔ اس نے ہماری جائیدادوں کے ظاہر کو تو جلایا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک بھی احمدی نہیں ہے جس کے دل پر وہ آگ ٹپک سکی ہو۔ دلوں سے کھولتی ہوئی اُگلی ہے جیسے لاوہ اُبل پڑتا ہے اور ہمارے گھروں کے، ہماری جائیدادوں کے، ہمارے بعض جسموں کے ظاہر کو تو اُس نے جلایا لیکن

دلوں پر حملہ کرنے کی اُس کو توفیق نہیں دی گئی۔

دل اُس آگ سے مامون اور محفوظ ہیں کیونکہ جن دلوں میں خدا کی محبت ہے اور خدا کا پیار ہے اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی ہے، اُن کو دنیا کی کوئی آگ جلا نہیں سکتی۔

لیکن اُن کو میں یہ ضرور مطلع کرتا ہوں کہ ایک اور آگ ہے جس کا خدا تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے اور وہ دلوں پر لپکتی ہے۔ وہ انسان کی بنائی ہوئی آگ نہیں ہے جیسا کہ تم نے بنائی تھی۔ وہ خدا کی آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝

(سورۃ الہمزہ: ۷-۸)

خبردار! ہم تمہیں ایک ایسی آگ سے ڈراتے ہیں۔ جو خدا نے تیار کی ہے اور وہ جسموں پر نہیں، دلوں پر لپکتی ہے اور دلوں کو خاکستر کر دیا کرتی ہے۔

پہلے بھی تم اسی آگ میں جل رہے ہو۔ اب اور بھی زیادہ اپنے لئے اُس آگ کو بڑھکانے کے مزید سامان کر رہے ہو۔ اس لئے وہ لوگ جو نادانی اور جہالت میں یہ کام کر رہے ہیں۔ ان کی حالت نہایت خود قابل رحم ہے۔ ایک آگ نے تو اُن کو جلا رکھا ہے وہی آگ تھی جو باہر نکلی ہے۔ لیکن ان کی خاطر ہم دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانا تو چھوڑ نہیں سکتے، اُن کی خاطر ہم شاہراہ ترقی اسلام کی راہ پر قدم آگے بڑھانا تو چھوڑ نہیں سکتے۔ اس لئے یہ واقعات ہوں گے اور بھی ہوں گے

اور بڑے سے بڑے ارادے ہیں جو ہمارے علم میں ہیں

لیکن جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے ان مظلوم بھائیوں کے لئے دل میں درد تو محسوس کرے گی۔ اِن کے لئے دعائیں بھی کرے گی۔ ہر قربانی کے لئے بھی تیار رہے گی۔ اُن کے دل اِن کی طرف لپکیں گے، اُن سے بھاگیں گے نہیں تاکہ اُن کی تکلیفوں میں حصہ پا کر اپنے لئے تسکین کا سامان پیدا کریں۔ اس زندہ صحت مند جسم کی طرح جو ماؤف حصے کی طرف لپکتا ہے، اس طرح ہمارے دل ہمارے جسم ان مظلوموں کی طرف لپکتے رہیں گے اور جب بھی توفیق ملے گی ہم ان کی تکلیفوں میں حصہ لیکر اپنے لئے تسکین قلب کا سامان پیدا کریں گے لیکن جلن کا نہیں۔ احمدی دلوں کو خدا کی آگ سے بچایا گیا ہے، محفوظ رکھا گیا ہے۔ اور مامون قرار دیا گیا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو احمدی دلوں کو جلا سکے۔

اس کا ایک دوسرا پس منظر ہے۔

وہ بھی میں جماعت کے سامنے کھول کر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ پس منظر سیاسی پس منظر ہے۔ جماعت احمدیہ، پاکستان میں اس وقت بلیک میلنگ کے لئے استعمال ہو رہی ہے۔ اس ملک میں

آہستہ آہستہ اخلاقی قدروں کی قیمت بھی اٹھتی چلی جارہی ہے نیکی کا ہر تصور وہاں معدوم ہوتا چلا جارہا ہے۔ ظلم اور سفاکی بڑھ رہی ہے یہاں تک بد اخلاقی کی حالت ہے کہ چند دن ہوئے اخبار میں یہ دردناک خبر شائع ہوئی کہ شب برات کے موقع پر فیصل آباد، جو اس وقت جماعت کی مخالفت میں پیش پیش شہروں میں سے ہے۔ فیصل آباد میں لوگوں نے بھنگڑے ڈال کے اور ناچ کر کے اور نہایت ہی خلاف اسلام حرکتیں کر کے یہاں تک کہ

شراب پی کے شب برات منائی۔ بدقسمتی سے یہ اس ملک کا حال ہو چکا ہے۔ کراچی شہر جلتا ہے اور بار بار جلتا چلا جاتا ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے گلے کاٹتا ہے بلکہ زندہ آگ میں بھی جلا دیتا ہے۔

حیدرآباد میں بار بار جو واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے اور شہروں اور گلیوں سے جس طرح امن اٹھ رہے ہیں۔ بچے اغواء ہو رہے ہیں۔ ہر قسم کے مظالم کو وہاں کھلی چھٹی ہے لیکن کوئی چیز اتنی ارزاں نہیں ہے جتنی احمدی کی دولت۔ احمدی کا مال، احمدی کی جان اور احمدی کے جسم ارزاں ہیں۔ جب احمدی کا سوال آئے تو جس طرح نیلامی بولی جاتی ہے اُس طرح سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے سے بڑھ کر نیلامی بولتی ہیں کہ ہم اس سے زیادہ ظلم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تم کیا باتیں کر رہے ہو۔

اسمبلیوں میں مقابلے ہوتے ہیں اور ہوئے ہیں کہ تم چیز کیا ہو۔ کہاں تک تم ظلم کر سکتے ہو جو ہم نے کئے اور جو ہم کریں گے، تمہارے تو خواب و خیال میں

بھی نہیں آسکتا۔ جس ملک کی اخلاقی قدریں یہ ہوں۔ جس کی قیادت کا یہ حال ہو کہ دیوالیہ پٹ چکا ہو۔ وہاں سیاست سے اور سیاسی راہنماؤں سے یہ توقع رکھنی کہ وہ اخلاقی قدروں کی بناء پر جماعت احمدیہ کی حفاظت میں کوئی قدم اٹھائیں گے،

ایک بالکل جھوٹا اور لغو خیال ہے۔ اسی لئے میں نے آغاز ہی میں، جب یہ سیاسی تبدیلی پیدا ہوئی اپنے پہلے خطبے میں جماعت کو متنبہ کیا تھا کہ ایک پہلو سے خوشی کا وقت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک لمبے عرصے کے بعد ایک استبدادی آمریت کا خاتمہ ہوا ہے اور جس رنگ میں ہوا، اس میں چونکہ ہماری دعاؤں کا بھی دخل تھا اس میں ہماری گریہ وزاری کا بھی دخل تھا۔ اس لئے اس پہلو سے ہمارے لئے خوش ہونا ایک طبعی اور فطری امر ہے لیکن سیاسی افق پر جو نئے نقوش ابھر رہے ہیں، ان کو دیکھ کر تم اپنی تقدیر کے فیصلے

نہ کرنا۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ صبح صادق آگئی ہے۔ چنانچہ بڑی تفصیل سے میں نے جماعت کو سمجھایا کہ ابھی بہت سے اندھیرے باقی ہیں اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ چنانچہ ان حالات پر نہ صرف یہ کہ میں نے باریکی سے نظر رکھی بلکہ رابطہ رکھا اور بار بار موجودہ قومی سیاست کو سمجھانے کی کوشش کی کہ جن

وہ بیوقوفیاں دوبارہ نہ کرنا جو پہلے سرزد ہو چکی ہیں کیونکہ اُن کے نتائج نہ صرف یہ کہ وہی نکلیں گے بلکہ اس دفعہ زیادہ بھیانک نکلیں گے۔ لیکن سیاست دراصل خودغرضی ہوتی ہے۔

خواہ کتنا ہی ذہین اور فہیم سیاستدان ہو، سیاست کی اس بنیاد سے نہیں ہٹ سکتا، اسی پر قائم رہتا ہے۔ اسی پر اس کی سیاست کی عمارت تعمیر ہوتی ہے کہ سیاست خودغرضی ہے۔ پس جس کی بنیاد ہی خودغرضی ہو اسکی عمارت خواہ کتنی بلند ہو، کتنی تعلیمیافتہ دکھائی دے، کتنی ذہانت کے نقشے اور روشنیاں وہاں جل رہی ہوں۔ یہ بنیاد بہر حال اپنا رنگ آخر تک بلندی کی انتہاء تک پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی خودغرضی اس کی ہر بنت میں، اس کے ہر حصے میں اپنے جلوے دکھا رہی ہوتی ہے۔

پس سیاست خودغرض ہے۔ اسکو یاد رکھیں صرف پاکستان کی سیاست کا سوال نہیں۔ ہندوستان کی سیاست بھی خودغرض ہے انگلستان کی سیاست بھی خودغرض ہے۔ امریکہ کی سیاست بھی خودغرض ہے۔ رشیا کی سیاست بھی

خودغرض ہے۔ پس ایک سیاست سے دوسری سیاست کی طرف جماعت نہیں جا سکتی۔ ایک سیاستدان کو چھوڑ کر اس امید میں دوسرے سیاستدان کی طرف رُخ نہیں کر سکتی کہ وہاں اسی کو امن ملے گا اور وہاں اُسے فیض نصیب ہوگا۔ اور یاد رکھیں کہ خودغرضی اندھی ہوتی ہے

اس لئے جب بظاہر بڑے بڑے تعلیمیافتہ سیاستدان انتہائی حماقت کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں جو ایک عام سادہ مومن کو بھی نظر آ رہی ہوتی ہیں کہ یہ حماقت کی باتیں ہیں تو دراصل وہ ساری حماقتیں خودغرضی پر مبنی ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسا تجزیہ ہے جس میں آپ کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ سیاستدان کی ہر غلطی خودغرضی پر مبنی ہوتی ہے۔ اور چونکہ خودغرضی اندھی ہے اس لئے اندھے کو تو دکھائی نہیں دیتا۔ اس کو تو اپنا ہاتھ نہیں دکھائی دے سکتا۔ یہ وہ سیاسی پس منظر ہے جس کے نتیجے میں یہ سب واقعہ ہوا ہے۔

پہلے پنجاب کی حکومت نے ملاں کو اٹھانا شروع کیا اور بڑے زور کے ساتھ یہ اعلانات کئے کہ ہماری سیاست ملاں کی سیاست ہے اور ملاں ہمارے ساتھ ہے اور ملاں نے بھی خوب خوب اُن کی تائید کی اور اسلام کو جیسا کہ وہ ہمیشہ ظلم کا نشانہ بناتے رہے ہیں۔ اب بھی ظلم کا نشانہ بنایا اور یہ آواز اسلام کے نام پر اٹھائی کہ عورت سربراہ نہیں ہو سکتی۔

اس کے نتیجے میں مرکزی سیاست نے جو خودغرضانہ قدم اٹھایا وہ یہ تھا کہ انہوں نے ایک دوسرے صوبے کا مولوی خرید لیا اور

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس کے اثرات اور تانے پنجاب میں بھی موجود ہیں اور کافی گہرے ہیں یعنی ملتان میں بھی اُن کا ہیڈ کوارٹر ہے اور ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی ہے اور اُن کے ساتھ سودا بازیاں ہوئیں جن کا انہوں نے کھلم کھلا اعتراف کیا اور ان سودا بازیوں کے نتیجے میں یہ طے پا گیا کہ عورت کی سربراہی کا جو اسلامی تصور تم رکھتے ہو اُس سے دستبردار ہو جاؤ گے یعنی تم رکھتے تو ہو۔

تمہیں کامل یقین ہے کہ قرآن کریم کی یہی تعلیم ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی پہ زور دیا کہ عورت سربراہ نہیں بن سکتی اور تم یہ کہتے ہو کہ ایسا ملک ہلاک ہو جایا کرتا ہے جس کی سربراہ عورت ہوتی ہے۔ لیکن آؤ ہم سودا کرتے ہیں۔ تم اس چیز سے باز آ جاؤ اور مقابل پر جتنا احمدی خون چاہیئے، جتنی احمدی عزتیں چاہئیں، جتنے احمدی سر چاہئیں وہ سب تمہارے حضور ہیں یعنی کسی کی عزت کا سودا ہو رہا ہے ان کو کیا فرق پڑتا ہے۔ اور اس طرح پنجاب کے سامنے انہوں نے ایک بڑا بھاری جوابی مسئلہ کھڑا کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اچھا اگر تم نے احمدیوں کی نیلامی بولنی ہے تو ہم سے نیلامی کر کے دیکھو لو۔ تم ان کو مارنے کے لئے ایک قدم جاؤ گے ہم دس قدم آگے بڑھیں گے۔ نہ تمہیں کوئی غیرت ہے نہ ہمیں کوئی عزت ہے نہ تمہیں کوئی انسانی عزت اور انسانی اخلاق اور قدروں کا کوئی پاس ہے، نہ ہمیں کوئی انسانی عزتوں اور اخلاق اور قدروں کا کوئی پاس ہے۔ اس لئے اس مقابلے میں تو ہم تم سے شکست نہیں کھا سکتے۔

چنانچہ یہ وہ سودا ہوا جس کے ہوتے ہی وہ آگ جو دلوں میں بند تھی وہ بھڑک کے باہر نکلی ہے اور مزید منصوبے بنائے جا رہے ہیں کہ

احمدیوں کے لئے مسائل کھڑے کر کے مرکز پنجاب کو نیچا دکھائے اور پنجاب مرکز کو نیچا دکھانے کی کوشش کرے کہ ہم زیادہ سفاک اور ظالم ہیں

اور احمدیوں کو جہاں تک دکھ پہنچانے کا تعلق ہے ہم تم سے آگے بڑھ جائیں گے۔ یعنی یہ ارادے ہے کہ پنجاب کارروائیاں کرے اور یہی ارادے باندھ کر مرکز جوابی کارروائی یہ کرے کہ دیکھا! ان احمدیوں کو ہم مارتے ہیں۔ یہ تو ان کی بنائی ہوئی تدبیر ہے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے، میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ خدا کے نام پر کوئی سودا نہیں کر سکتی۔ ناممکن ہے اور خدا تعالیٰ نے جو اپنی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دی ہے اور اپنے محبوب ترین رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دی ہے، وہ ہماری ذات کے ساتھ ہمارے وجود کے ساتھ ایسی گہری پیوستہ ہو چکی ہے کہ ہمارے وجود کا ایک لازمی حصہ بن گئی ہے۔ اُسے الگ کرنا ہمارے قبضۂ قدرت میں نہیں۔ ہمارے اختیار میں نہیں اُس BIRTHMARK کی طرح جس کے متعلق میں نے ایک دفعہ پہلے بھی آپ کو قصہ سنایا تھا کہ ایک BIRTHMARK کسی خوبصورت چہرے پر تھا اور وہ خاتون جس کے چہرے پر وہ BIRTHMARK تھا اس کا خاوند ایک سائنس دان تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ چہرا کامل ہو جائے اور ہر عیب اور ہر داغ سے پاک دکھائی دے چنانچہ اس نے ساری عمر اس پر تحقیق کی اور تحقیق کرنے کے بعد BIRTHMARK دور کرنے کے لئے ایک دوا ایجاد کی اور وہ دوا اس نے اس عورت کو دینی شروع کی جوں جوں قطرہ قطرہ وہ دوا اس کے جسم میں سرایت کرتی جاتی تھی وہ BIRTHMARK ہلکا ہوتا چلا جاتا تھا اور ہلکا اور مدھم پڑتا چلا جاتا تھا یہاں تک کہ جب وہ BIRTH MARK غائب ہو گیا تو اس عورت کی روح بھی قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

یہ خلاصہ ہے اس کہانی کا جو یہ بتانے کے لئے لکھی گئی کہ بعض عادتیں انسانی فطرت کا حصہ بنا چکی ہوتی ہیں۔ ان کو تم مٹا نہیں سکتے۔ ان کو مٹانا زندگی کو مٹانے کے مترادف ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عورت کی نزاکت اور اس کے نخرے کا ذکر کرتے ہوئے نہایت ہی پیار سے رنگ میں فرمایا کہ عورت پسلی سے بنائی گئی ہے اور پسلی کو تم سیدھا نہیں کر سکتے، توڑ سکتے ہو۔ پس عورت کے بعض نخرے تمہیں برداشت کرنے پڑیں گے بلکہ اُن کے ساتھ اس طرح رہنا پڑے گا کہ اُن کا لطف اُٹھاؤ ان کی کجی میں بھی ایک حسن ہے اور مثال کتنی خوبصورت ہے، پسلی!! پسلی کی کجی بد زیب دکھائی نہیں دیتی بلکہ اس کا حسن ہی اس خم میں ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے خاص تقدیر کے ساتھ بنایا ہے

تو ہمارا تو BIRTHMARK آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور خدا کی محبت ہے۔ اسے کس طرح مٹاؤ گے۔ ہمارے گھروں کو جلا دو۔ ہمارے جسموں کو جلا دو۔ ہمارے اموال لوٹ لو۔ ہماری عورتوں، بچوں مردوں کو فنا کر دو مگر خدا کی قسم! محمد مصطفیٰ کے خدا کی قسم!! اور کائنات کے خدا کی قسم!!! کہ احمدیت کے دل میں محمد مصطفیٰ اور اللہ کی محبت کا جو BIRTH MARK ہے، اس کو تم نہیں مٹا سکتے۔ تمہیں طاقت کیا، استطاعت کیا ہے کہ ان دلوں تک پہنچ سکو؟ تمہاری آگیں جسموں تک جا کر ختم ہو جائیں گی۔ ہاں دلوں تک پہنچنے والی ایک آگ ہے جو خدا جلاتا ہے اور جب وہ فیصلہ کریگا تمہارے دل پر بھڑکائی جائیگی تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں اس آگ کے اثرات سے بچا نہیں سکتی۔

اس سلسلے میں میں نے قرآن کریم کی ایک آیت چُنی ہے جو نمونۃً آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ مومن کا ایسے حالات میں کیا ردّ عمل ہوتا ہے؟ اس کے اوپر قرآن کریم نے مختلف مواقع پر مختلف رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ فرماتا ہے۔ فرعون نے ان لوگوں کو دھمکی دی جو موسیٰؑ پر ایمان لے آئے تھے۔ اور کہا:-

فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَّأَبْقٰى۔

(سورۃ طٰہٰ: آیت ۷۲)

کہ میں تمہارے ہاتھ کاٹ دوں گا اور تمہارے پاؤں کاٹ دوں گا۔

مخالف سمتوں سے یعنی ایک طرف سے تمہارے بازو کاٹوں گا تو دوسری طرف سے تمہاری ٹانگیں کاٹ دوں گا اور اس حالت میں کلیۃً بے بس کر کے تمہیں پھینک دوں گا۔ تم ہوتے کون ہو۔ میری اجازت کے بغیر موسیٰ اور اس کے خدا پر ایمان لانے والے؟

یہ فرعونیت کی آواز جو ہے یہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اسی طرح رہی ہے اور ہمیشہ اسی طرح رہے گی۔ خدا اور اس کے بھیجے ہوؤں پر ایمان لانے کے لئے قوموں کی اجازت کا پابند کیا جاتا ہے۔

اِن قوموں کی اجازت جو حاکم ہوں اور ان بادشاہوں کی اجازت کا پابند کیا جاتا ہے جو حاکم وقت ہوں۔ ان کی مرضی کے بغیر تم کون ہوتے ہو خدا پر ایمان لانے والے اور خدا کے بھیجے ہوؤں پر ایمان لانے والے؟

یہ سوال تھا جو اس وقت بھی اٹھا تھا۔ آج بھی اُٹھا ہے اور آئندہ بھی اُٹھتا رہے گا۔ اور خدا کی جماعتیں ہمیشہ اس سوال سے اُسی طرح نبرد آزما ہوتی رہیں گی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں نبرد آزما ہوئی تھیں۔ اس کے جواب میں ان کا جو ردّ عمل قرآن کریم میں محفوظ فرمایا وہ یہ ہے۔

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ (سورۃ طٰہٰ: آیت ۷۳)

کہ اے جابر بادشاہ! ہم ہرگز تجھے ان بینات کے مقابل پر ترجیح نہیں دیں گے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے بھیجیں۔ ان روشنیوں کے مقابل پر جو خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں، ہم ہرگز تمہیں ترجیح نہیں دے سکتے۔ اپنے رب کے مقابل پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، ہم کیسے تمہیں ترجیح دے سکتے ہیں۔ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ — ہمارا جواب یہ ہے کہ پھر جو کچھ تو کر سکتا ہے کر گذر۔

اگر یہ سودا ہے کہ ہم اپنے ایمان کو چھوڑ دیں تمہاری تکلیفوں سے بچنے کے لئے تو پھر ہمارا جواب یہ ہے کہ جو تکلیفیں تمہارے تصور میں آتی ہیں، دیتے چلے جاؤ۔ دیتے چلے جاؤ لیکن خدا کی قسم! ہم اپنے خدا اور اس نور کو نہیں چھوڑیں گے جو خدا نے ہمارے لئے نازل فرمایا ہے۔

اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔ (سورۃ طٰہٰ آیت ۷۳)

بے وقوف! تو تو صرف اس دنیا کی قضاء و قدر پر کچھ قدرت رکھتا ہے۔ ساری کی ساری تو نہیں لیکن کچھ نہ کچھ

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (سورۃ طٰہٰ: آیت ۷۴)

کہ ہم تو اپنے رب پر ایمان لائے ہیں۔ اس نیت اور اس خواہش کے ساتھ، ان امیدوں کے ساتھ کہ وہ ہمارے گناہ بخش دیگا اور ہماری خطائیں معاف فرمائے گا۔ اور جو کچھ تو نا جائز باتوں پر ہمیں مجبور کرتا رہا ہے یعنی تیرا معاشرہ جو گندہ معاشرہ تھا جس سے ہم نکل کے آئے ہیں۔ جو گناہ اس معاشرے نے ہم سے کروائے ہیں ان کو سحر کے طور پر بیان فرمایا۔ سحر کا ایک معنی جھوٹ ہے تو ایک جھوٹی تہذیب کے لئے قرآن کریم نے یہاں لفظ سحر استعمال فرمایا ہے۔ اور ان لوگوں کے ذکر میں فرمایا جو تھے بھی جادوگر۔ اس لئے قرآنی فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ ان جادوگروں کے ذکر میں لفظ سحر ایک وسیع معنوں میں استعمال فرمایا۔

وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى۔ تُو تو باقی نہیں رہے گا تیرے صرف وہی نشان باقی رہیں گے جو عبرت کے نشان بنا دیئے جائیں گے۔ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى۔ اللہ بہتر ہے اور اللہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ پس ہم ایک عارضی فنا ہونے والی قدر کو کیسے ایک بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی قدر کے مقابل پر ترجیح دیں۔

اسی کے ساتھ ہی قرآن کریم نے بعض کمزوروں کی باتیں بھی محفوظ رکھیں جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شکوے کیا کرتے تھے۔ ان میں ایک یہ تھا۔

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا (سورۃ الاعراف آیت ۱۳۰)

کہ تیرے آنے سے پہلے بھی ہم تکلیف دیئے گئے تھے اب تو آگیا ہے تو کون سا ہماری تکلیفوں میں کمی آگئی ہے۔ وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا۔ تو آیا ہے تو ابھی بھی وہی تکلیف جاری ہے۔ پس دیکھیں کتنا نمایاں فرق ہے۔ ایک ردّ عمل یہ ہے جو شکووں اور شکایتوں کا ردّ عمل ہے کہ تجھے مان کر، تیرے آنے سے ہمارے کون سے حالات اچھے ہو گئے ہیں؟ کیا بدلا ہے؟ پہلے بھی مصیبتوں میں مبتلا تھے۔ اب بھی مصیبتوں میں مبتلا ہیں اور ایک یہ ردّ عمل ہے جس کو میں نے بیان کیا ہے۔

کیسا روشن اور کیسا عظیم الشان، کیسا ہمیشہ کی زندگی پانے والا ردّ عمل ہے کہ جو کچھ تو نے کرنا ہے کر گذر۔ ہم خدا اور آسمانی نور کو تیری خاطر چھوڑ نہیں سکتے

تجھے بقا نہیں ہے۔ تو فنا ہونے والی قدر ہے اور خدا اور اس کے نور باقی رہنے والی قدریں ہیں۔ اور پھر بہتر ہیں ہر لحاظ سے۔ اس لئے ایسے گندے سودے کی طرف ہمیں نہ بلا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں بھی قرآن کریم نے ایسے ہی حالات بیان کر کے دو ردّ عمل محفوظ فرمائے ہیں یعنی کلام الٰہی ہمیں ان ردّ عمل کی تفاصیل سے آگاہ فرماتا ہے یہ دو مختلف قسم کے ردّ عمل ہیں۔ ایک تو وہ ہے جس میں احزاب کے موقعہ پر جب غیر معمولی طور پر مشکلات کا سامنا تھا اور خطرات ہر طرف سے اور بڑے مہیب خطرات مسلمانوں کو گھیرے میں لئے ہوئے تھے اور دن بدن قریب آتے چلے جارہے تھے اور ایسے حالات تھے کہ یوں لگتا تھا کہ اسلام کی صف لپیٹ دی جائیگی۔

اسلام کا تمام خلاصہ مدینے میں محصور ہو چکا تھا اور تمام عرب کے جاہل اور جنگجو قبائل مدینے کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے تھے اور یہ ارادہ کر کے آئے تھے کہ ہم واپس نہیں جائیں گے جب تک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں کو صفحۂ ہستی سے کلیۃً مٹا نہ دیں۔ یہ فیصلہ کر کے آئے تھے کہ آج اس قضیے کو چکا دینا ہے

اور ہمیشہ کے لئے اس جھگڑے کو ختم کر دینا ہے۔ اُس وقت خدا تعالیٰ فرماتا ہے بعض کمزور ایسے بھی تھے جن کی حالت یہ تھی

فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ (سورۃ الاحزاب: آیت ۲۰)

کہ جب وہ خوف کے دن آئے تو تو دیکھتا ہے کہ بعض ان میں سے

تیری طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں کہ ان کی آنکھیں خوف اور ہراس سے گھوم رہی ہیں۔ کَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْہِ مِنَ الْمَوْتِ اس طرح وہ گھوم گئی ہیں جس طرح ایسا شخص جس پر موت کی غشی طاری ہو تو اس کی آنکھیں پھر جاتی ہیں اور سفیدی دکھائی دینے لگتی ہے اور اس کی سیاہی کا مرکزی حصہ نظر نہیں آتا۔ یہ حالت ان لوگوں کی ڈر کے مارے ہوگئی تھی۔ اس کے مقابل یہ فرمایا۔ کچھ ایسے بھی لوگ تھے جنہوں نے کہا

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا۝

(سورۃ الاحزاب: آیت ۲۳)

کہ خدا کے ایسے بھی عظیم الشان مومن بندے تھے کہ جب انہوں نے احزاب کو، گروہ در گروہ حملہ آوروں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو کہا کہ یہی تو تھا جس کا خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ تم ایسے ایسے خوفناک ابتلاؤں میں ڈالے جاؤ گے اور ان آزمائشوں میں سے گزارے جاؤ گے۔ پس صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ خدا کی قسم اللہ اور اس کے رسول نے سچ ہی فرمایا تھا وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا — ایمان اور تسلیم کے سوا، سپردگی کے سوا وہ حملہ ان کو اور کسی چیز میں بڑھا نہ سکا۔ یعنی خوف کی بجائے وہ پہلے سے بھی زیادہ بہادر ہو گئے۔ اس عہد میں پہلے سے بھی زیادہ پختہ ہو گئے کہ وہ خدا کے حضور اپنا سب کچھ حاضر کر دیں گے۔ اور ان کے ایمان کو بھی عظیم الشان تقویت ملی کہ کچھ ایسے بھی خدا کے پاک بندے اور عظیم الشان ہوا کرتے ہیں

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ؕ (آل عمران: ۱۷۳)

کہ دکھ اٹھانے کے باوجود، زخم کھانے کے باوجود پھر وہ آگے بڑھتے ہیں اور خدا اور رسول کی آواز پر لبیک کہتے ہیں یعنی موت کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہیں۔ دشمن سے گزند اٹھا چکے ہوتے ہیں۔ کوئی بات ان کو بھولی ہوئی نہیں ہوتی تجربوں میں سے گذر کے آتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہاں اب بھی ہم لبیک کہیں گے اور اب بھی ہم لبیک کہیں گے۔ فرمایا یہ لوگ جو نیک اعمال کرتے ہیں اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم اجر ہے جو ان کے لئے لکھا گیا ہے۔ فرمایا:۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ (آل عمران: ۱۷۴)

ان کو لوگوں نے آکے کہا کہ دیکھو لوگ تمہیں مٹانے کے لئے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ قوم در قوم لوگ، ہجوم در ہجوم لوگ تمہیں مٹانے کے لئے اُمڈ آئے ہیں۔ فَاخْشَوْهُمْ۔ ان کا خوف کرو۔ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا۔ ان کا خوف کرنے کی بجائے وہ ایمان میں اور بھی ترقی کر گئے۔

وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

انہوں نے کہا اللہ ہی ہمارا حسیب ہے، وہی ہمارے لئے کافی ہے اور ہماری بہتری کی وکالت وہی کرے گا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام پا کر ان کو یہ سمجھایا

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (التوبۃ: ۵۱)

کہ دیکھو ہمارے نصیب میں جو بھی دکھ ہیں اور جو تکلیفیں ہیں وہ بظاہر تم عائد کر رہے ہو مگر ہم جانتے ہیں کہ خدا کی حکمت بالغہ نے انہیں ہماری اصلاح کے لئے اور ہماری بہتری کے لئے مقدر فرمایا ہے۔ اس لئے چونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا کے حکم کے بغیر ہماری تقدیر ڈھالی نہیں جا سکتی۔ ہماری تقدیر تمہارے قلم نہیں لکھیں گے تمہارے قلم ہماری تقدیر بنانے والے نہیں۔

ہماری تقدیر تو آسمان پر بنتی ہے اور خدا نے بنانی ہے

اس لئے بالآخر خدا کی اجازت کے بغیر ہمیں دکھ پہنچ نہیں سکتے پس اگر اس کی رضا یہی ہے کہ ہمیں اس کی راہ میں دکھ پہنچیں تو ہمیں بنانے کے لئے وہ دکھ آئیں گے۔ بگاڑنے کے لئے نہیں آ سکتے۔ کیونکہ انسان کے بنائے ہوئے دکھ بعض دفعہ قوموں کو بگاڑ دیا کرتے ہیں، ان قوموں کو جن کے پیچھے خدا نہ ہو۔ لیکن وہ قومیں جن کی تقدیر خدا بناتا ہے ان کو دنیا کا کوئی دکھ بگاڑ نہیں سکتا یہ وہ فلسفہ ہے جو اس میں بیان فرمایا گیا۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ

(التوبہ: ۵۲)

کہ تم اس کے سوا ہم سے کیا توقع، کیا امید رکھ سکتے ہو کہ دو نیکیوں میں سے ایک نیکی تو تم ضرور دے جاؤ گے۔ دو حسین چیزوں میں سے ایک چیز تم ہمارے لئے لے کے آتے ہو۔ اور ان دو کے سوا تم اور چیز ہمیں دے نہیں سکتے۔ شکست ہم تم سے کھا نہیں سکتے۔ اس لئے یا تو غازی بن کے نکلیں گے اور وہ بھی حسن ہے اور یا پھر خدا کی راہ میں شہید ہوں گے اور ہم اپنے مقصد کو پا جائیں گے اور شہادت کے وقت ہر شہید ہونے والا

فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ

کا نعرہ بلند کرے گا کہ رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ پس یہ دو نیکیاں جن کے لئے مقدر ہوں، یہ ہے تقدیر الٰہی، یہ دکھ کی شکل میں آئیں۔ یا آرام کی شکل میں آئیں۔ دونوں طرح یہ حسن ہی حسن ہیں ان کے سوا تم ہمیں کچھ نہیں دے سکتے۔ لیکن ہم تمہارے متعلق جو خطرہ رکھتے ہیں، وہ اور ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کا خطرہ ہے۔

پس وہ لوگ، وہ بیچارے بے وقوف اور جاہل جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے نام پر جو قومیں کھڑی ہوتی ہیں اور خالصۃً للہ دنیا کے مصائب برداشت کرنے کے لئے ایک غیر معمولی عزم اور حوصلہ پاتی ہیں اور وہ پاتی ہیں اسی لئے کہ وہ خود ان کے اپنے کسی کمال کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ان کو یہ توفیق عطا ہوتی ہے ورنہ جن حالات کا ان کو سامنا کرنا پڑتا ہے، دنیا کی قوموں کو ان حالات میں حوصلہ مل نہیں سکتا۔ کوئی روشنی بظاہر دور دور تک دکھائی نہیں دیتی نسلاً بعد نسلٍ اپنے آپ کو، اپنے ماضی کو مظلومیت میں سے گزرتا ہوا دیکھتی ہیں اور پھر آئندہ بھی دور تک ظلم کے سائے پڑے دیکھتی ہیں۔

ایسے حالات میں حوصلہ رکھنا سوائے خدا کے فضل کے اور کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ تو دراصل یہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کے حوصلے کو پست کر دیں گے جن کو خدا نے حوصلہ دیا ہے، بڑی ان کی جہالت ہے اور جو یہ سمجھتے ہیں، اگر یہ ان کی نیت ہے کہ وہ ہمیں تکلیف دے کر یہ دنیا کو بتائیں کہ

دیکھو ان کا مباہلہ الٹا پڑ گیا اور مباہلے کے بعد دیکھو! ہم نے ان کو تکلیفیں پہنچائی ہیں۔ اب ان کی دی ہوئی تکلیفوں کو لعنت قرار دینے والے دنیا میں بہت ہی پرلے درجے کے احمق لوگ ہیں کیونکہ انبیاء کے مقدس گروہوں کو ہمیشہ انسانوں نے تکلیفیں پہنچائی ہیں۔ اور آخری وقت تک ان کو تکلیفیں پہنچتی رہی ہیں۔ عذاب وہ ہوتا ہے جو خدا کی طرف سے نازل ہو، اور اس کی نشانی یہ ہے کہ عذاب قوموں کو مٹا دیا کرتا ہے ان کو ذلیل اور رسوا کر دیا کرتا ہے ان کے حوصلے پست کر دیا کرتا ہے، ان کے دل شکستہ ہو جاتے ہیں، مگر وہ قومیں جو خدا کی طرف سے خدا کے لئے ابتلاؤں میں ڈالی جاتی ہیں، ان پر ان لعنتوں میں سے ایک بھی صادق نہیں آتی نہ ان کے سر نگوں ہوتے ہیں نہ ان کے حوصلے پست ہوتے ہیں نہ ان کے دلوں پر مایوسی کے سائے پڑتے ہیں وہ انتہائی ظلمات کے وقت بھی اپنے دل سے ایک ابلتا ہوا نور دیکھتے ہیں اور اس سے وہ آگے بڑھتے ہیں اسی کی روشنی میں وہ آگے چلتے ہیں۔

یہ وہ تقدیر ہے جو جماعت احمدیہ کی تقدیر

ہے۔ پہلوں نے بھی آزمایا تھا، تم بھی آزما لو، تمہاری اگلی نسلیں بھی آزماتی چلی جائیں مگر جماعت احمدیہ کی ترقی کو تم نہیں روک سکتے۔ جماعت احمدیہ کے قدم ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ قربانی کے ہر میدان میں ہم لبیک کہیں گے میں نے ابھی فیصلہ نہیں کیا کہ جماعت کو اس موقع پر کیا ہدایت دوں کیا یہ ہدایت دوں کہ تم قانونی حق کو اختیار کرتے ہوئے پھر جو کچھ بھی ہے تم اپنا دفاع کرو اور خدا پر توکل رکھو اور ہر قسم کے ابتلاء کے لئے تیار ہو جاؤ یا یہ ہدایت دوں کہ تم ابھی صبر سے کام لو اور مزید صبر سے کام لو اور مزید صبر سے کام لو اور خدا کی رحمت کے امیدوار ہو جیسا کہ تم ہو اور دشمن جو کچھ کر سکتا ہے اس کو گزر نے دو یہ فیصلہ تو جب بھی ہوگا میں جماعت کو مطلع کروں گا لیکن وہ آیات جو فرعون کے متعلق میں نے پڑھی ہیں ان کو پڑھنے کے بعد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کی روشنی میں سر دست میرا رجحان یہی ہے کہ میں جماعت کو مزید صبر کی تلقین کروں کیونکہ قرآن کریم میں بارہا فرعون کا ذکر تو ملتا ہے اور اس کے مظالم کا ذکر ملتا ہے لیکن اس کے مقابل پر کہیں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور آپ کی قوم کو دفاعی حق استعمال کرنے کی تلقین نہیں ملتی اس میں کوئی حکمت ہے۔ ہاں اس کے ظلم کے پنجوں سے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے غلام آزاد ہو گئے تو پھر خدا نے ان کو بعض دفاعی حق دیئے بلکہ بعض دفاعی حق ان پر فرض کئے گئے

اس لئے اگر یہ وہی دور ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ذکر ملتا ہے تو پھر میرا رجحان اسی طرف ہے لیکن ابھی غور ہوگا دعائیں ہوں گی، مشورے ہوں گے اور جو بھی آخری فیصلہ ہوگا مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کا حامل ہوگا اور جماعت اس پر قائم رہے گی۔

میں یہ فیصلہ اس لئے نہیں کر رہا کہ مجھے جماعت کی طرف سے بزدلی کا خوف ہے ہرگز نہیں میں احمدیوں کو خوب جانتا ہوں وہ میرے دل میں کیا رہے ہیں ان کے دل کی ہر ہر دھڑکن میرے دل میں محسوس ہو رہی ہے میں جانتا ہوں کہ یہ وہ وفادار ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی یاد تازہ کرنے والے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایک ایسا وقت بھی آیا تھا جیسا کہ بعد میں یعنی فرعون کے ظلموں سے آزاد ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی آیا یعنی تلوار سے اپنے دفاع کی اور مقابلے کی اجازت دی گئی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جب وہ وقت آیا تو ان کی قوم نے بدقسمتی سے آپ کو مخاطب کر کے یہ کہا

یٰمُوْسٰٓی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (سورۃ المائدہ آیت ۲۵)

کہ تیرے خدا نے بے شک تجھے یہ پیغام دیا ہے کہ قوت کے ساتھ اس شہر میں داخل ہو جاؤ جو خدا تمہیں عطا کرنے والا ہے لیکن چونکہ وہ واقعتہً کمزور تھے اور خدا کی تائید کی عظمت سے ناواقف تھے، ناآشنا تھے اس لئے انہوں نے ظاہر میں دیکھا کہ ایک طاقتور قوم کے مضبوط قلعے میں ایک کمزور اور بیابانوں میں صحرا نورد جماعت کو داخل ہونے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ ان کے قدم اس سے رک گئے اور انہوں نے جواباً یہ کہا کہ اے موسیٰ! جا تو اور تیرا خدا لڑو، ہم بیٹھے انتظار کرتے ہیں جب تم فتح پا جاؤ گے تو پھر ہمیں آواز دے دینا پھر ہم تمہارے پیچھے پیچھے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔

ایک اسی قسم کا وقت جنگ بدر کے موقع پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلاموں پر بھی آیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار جب صحابہؓ سے مشورہ مانگا اور آپ کی مراد یہ تھی کہ انصار مجھے کیا مشورہ دیتے ہیں تو مقداد بن اسودؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کی اور یہ بات ایسی ہے جو ہمیشہ کی زندگی پا گئی۔ انمٹ ہے دنیا میں خدا اور رسولوں کی باتوں کے علاوہ اور باتیں مٹ جائیں مگر یہ بات اب کبھی نہیں مٹ سکتی ایسی اس میں عظمت، ایسی محبت، ایسی والہیت، ایسا عشق ایسی وفا ہے کہ اسلام سے وابستہ کوئی انسان کبھی اس کو بھول نہیں سکتا اور نہ بھلانے دیگا۔ انہوں نے عرض کیا

لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا ......

اے میرے آقا! ہم ہرگز یہ نہیں کہیں گے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا اذھب انت وربک فقاتلا۔ جا تو اور تیرا خدا لڑتے پھرو ہم کون ہیں؟ ہمارے جذبات کیا ہیں؟ انہوں نے عرض کیا۔

وَلٰكِنْ نُّقَاتِلُ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ (بخاری۔ کتاب التفسیر)

اے ہمارے آقا! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے آپ کے بائیں بھی لڑیں گے آپ کے آگے بھی لڑیں گے آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے۔ یہ وہ جواب تھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے انصار نے دیا تھا اور میں جانتا ہوں کہ اگر میں نے سخت وقتوں کی طرف جماعت کو بلایا تو یہی وہ جواب ہے جو ساری جماعت مجھے دے گی کیونکہ اپنی ذات میں میری کوئی بھی حیثیت نہیں میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام، آپ کے قرآن کا

آپ کی سلطنت کا پیغام پہنچانے کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور میں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم اور اللہ کے عشق میں ایسی مگن ہے اور ایسی وفادار ہے کہ جواب لبیک میں آنے کی تو دور کی بات ہے یا دیر کی بات ہے میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں جب میں نے یہ بات سوچی تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے شہد کی مکھیوں کا چھتہ شہد کی مکھی کو چاروں طرف سے گھیر کر سفر کر رہا ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک عجیب بھنبھناہٹ کی آواز آرہی ہوتی ہے جو دل پر غیر معمولی اثر کرنے والی ہے اس میں ایک قوت ہے، ایک شوکت ہے ایک رعب ہے اور جس نے بھی وہ آواز سنی ہے اس سے مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا میں نے جب یہ بات سوچی تو میرے گوش تصور نے میرے روحانی کانوں نے تمام دنیا سے جماعت احمدیہ کی یہ بھنبھناہٹ سنی جو سچے پیغام رسان پر اٹھ رہی تھی کہ

لبیک لبیک یا سیدی لبیک اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام!! آپ کی غلامی میں تو جو پیغام ہمیں دے گا ہم تجھے یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس نام کی عظمت کی خاطر آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ناکام اور نامراد نہیں کر سکتی۔

آج بھی میرے آگے لڑنے اور میرے پیچھے لڑنے اور میرے دائیں لڑنے اور میرے بائیں لڑنے کا وقت نہیں ہے کلمۂ توحید کے آگے لڑنے اور پیچھے لڑنے اور دائیں لڑنے اور بائیں لڑنے کا وقت ہے اس لئے میں نے آپ کو بار بار یہ سمجھایا کہ یہ وہی آواز ہے جو پہلی آواز تھی آج ہم سے یہ مطالبہ ہے کہ تم کلمہ توحید سے اپنا تعلق توڑ لو آج ہم سے مطالبہ یہ ہے کہ ہم سب آسانیاں تمہارے لئے پیدا کر دیں گے۔ اگر تم یہ کہہ دو کہ خدا ایک نہیں اور محمد رسول اللہ اس کے سچے رسول نہیں ہیں یہ وہ کلام ہے یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے یہ توحید کا مقام اور مرتبہ ہے جس کے آگے بھی ہم آج لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو اس لحاظ سے ہمیں شکست دے سکے کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو ہمیں اور قدروں کو اس قدر پر ترجیح دینے پر آمادہ اور مجبور کر سکے۔

پس ہمارا جواب تمہیں وہی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا جواب تھا۔ اور پھر وہی جواب ہے جو ان نیک اور متقیوں کا جواب تھا۔ جن کو جب فرعون نے ڈرایا تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ، جو کچھ کر سکتے ہو کر گزرو تم ہمیں ناکام نہیں کر سکتے کوئی دنیا کی طاقت ہمیں ناکام اور نامراد نہیں کر سکتی۔

اس کا دوسرا پہلو، اب چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے، مختصراً میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ وہ آیات جو میں نے تلاوت کی تھیں میرے نزدیک ان کا جماعت کے اس دور سے گہرا تعلق ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں ان آیات میں یہ نقشہ کھینچا گیا ہے کہ خدا کے بعض پاک بندوں نے جب رَبُّنَا اللّٰہُ کا دعویٰ بلند کیا تو بعض ظالموں نے ان کو گڑھوں میں اتارا یا ان کے اموال اور سامانوں کو اکٹھا کیا اور آگیں لگائیں اور تماشے دیکھے اور وہ اس بات کے شاہد تھے گواہ تھے اور دیکھ رہے تھے اور مزے اڑا رہے تھے سانگلہ ہل صاحب میں جو یہ واقعہ گزرا ہے یہ بالکل اسی واقعہ کی یاد دلاتا ہے جو سرگودھا میں پیپلز پارٹی (ضیاء ؟ ۱۹۷۴ء) کی حکومت کے دور میں گزرا تھا بالکل وہی نقشہ تھا۔

اسی طرح پولیس اور حکومت کے افسران اپنے سامنے احمدی گھروں کو جلوا رہے تھے۔ اور پھر تماشے دیکھ رہے تھے تو

قرآن کریم نے پرانی قوموں کے جو نقشے کھینچے ہیں اور پرانے متقیوں کے کھینچے ہیں آج بھی وہ خوش نصیب ہیں جن پر وہ نقشے اطلاق پا رہے ہیں۔

اور ننکانہ صاحب کی جماعت یا ۷۴ء کو بھی ساتھ شامل کریں وہ خوش نصیب جماعت ہے جو آئندہ صدی کے لئے جماعت کے عزم کا نشان بن گئے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کو مغلوب نہیں کر سکتی

یہ فیصلہ ہوا ہے اور یہ فیصلہ تمام صدی اور آئندہ صدیوں تک بھی فیصلہ رہے گا لیکن ایک اور فیصلہ بھی ہے جس کا قرآن کریم نے اس سورۃ میں ذکر کیا ہے جس کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی اور وہ فیصلہ یہ ہے کہ خدا بھی گواہ ہے۔ تم نہیں صرف، اللہ بھی شہید ہے ان باتوں کا جو تم کر رہے ہو۔ وہ غائب نہیں ہے اور رحم کرنے والا بھی ہے وہ تمہیں موقعہ دے گا۔ لیکن اگر تم نے ظلم کی تکرار کی تو یاد رکھو کہ خدا بھی تکرار کرتا جانتا ہے۔ فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ تم تکرار کرو گے تو خدا بھی تکرار کرے گا۔ اور پھر دوسری آگ میں تمہیں جلائے گا اور دوہرے عذاب میں تمہیں مبتلا کرے گا۔

پس ہم تو کمزور اور نہتے اور بے بس اور فقیر لوگ ہیں وقت کے ایک مسیح کی آواز پر ہم نے لبیک کہا اس لئے مسیحی علامتیں ہم میں پائی جاتی ہیں تم چاہو تکبر سے، حقارت کی نظر سے ہمیں دیکھو اور سمجھو کہ ہم ذلیل اور رسوا ہو چکے لیکن پھر بھی مقابل پر کچھ بھی نہیں کر رہے یہی طعنے مسیح علیہ السلام کی قوم کو بھی پہلے دیئے گئے تھے لیکن خدا کی تقدیر نے کچھ اور نقشہ دکھائے وہ کمزور اور مغلوب اور نہتے اور آگوں میں جلائے جانے والے اور جانوروں کے سامنے پھینکے جانے والے لوگ تمام دنیا پر غالب کر دیئے گئے اور پھر وہ قومیں جنہوں نے ان سے یہ سلوک کیا ان کو بار بار سزائیں دی گئیں۔ پس یہ وہ تقدیر ہے جس کا ذکر ان آیات میں ملتا ہے۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس تقدیر الٰہی کو تم تبدیل نہیں کر سکو گے۔ دوبارہ آزمائش میں ڈالے گئے دوبارہ تمہیں موقعے ملے پھر تم نے وہی حرکتیں کیں جو پہلے کر چکے ہو اور خدا پھر تم سے وہی سلوک کرے گا جو ہمیشہ خدا کی تقدیر کو چیلنج کرنے والوں کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ اور غلطیوں کا اعادہ کرنے والوں سے سلوک کیا جاتا ہے۔ ہماری تو اب بھی یہی دعا ہے کہ اللہ تمہیں عقل دے اور سمجھ دے اور ہمارے پیارے وطن کے دن پھر جائیں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ خدا کی ناراضگی کو مول لینے والے ہوں۔ اللہ کی رحمتوں کی بارش ہمارے اہل وطن پر برسے۔

درخواست دُعا

★ عزیزہ سیدہ امۃ الشکور صاحبہ بنت مکرم سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سرنگھڑہ اپنے والدین کی صحت و سلامتی بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں ★ مکرم غلام حیدر خان صاحب اجمیری اپنی بیٹی کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ★ مکرم نصیر محمد خان صاحب کورٹ پلہ اڑیسہ سے اپنی صحت و سلامتی اور خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ محترم عبداللہ شریف صاحب عرصہ ایک ماہ سے جسم کے بائیں حصہ پر فالج کے اثر سے بیمار ہیں اپریل ۲۲ کے بعد محبوب نگر سے حیدرآباد منتقل کیا گیا ہے۔ دماغ پر بھی فالج کا اثر ہے جملہ قارئین بدر سے موصوف کی کامل شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مباہلہ کی حقیقت

قرآن و سنت کی روشنی میں

مکرم ابو عثمان طاہر صاحب کی تازہ تصنیف جو احسان پبلی کیشنز ۱۵۔ انارکلی لاہور سے شائع ہوئی ہے مندرجہ بالا عنوان پر نہایت مدلل اور شائستہ انداز میں ضبط تحریر میں آئی ہے۔ جو قارئین "بدر" کی ضیافت طبع کے لئے قسط وار پیشِ خدمت ہے۔

لیجئے پہلی قسط ————— (ایڈیٹر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیتِ مباہلہ

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○

(سورۃ آل عمران: ۶۱)

مباہلہ کی حقیقت

قرآن کریم کی رُو سے مباہلہ کا بنیادی مفہوم اور مقصد دو فریقین کے مابین کسی خاص دینی امر کے فیصلہ کے لئے خدا تعالیٰ کی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا کہ جس سے اُس خاص امر میں نہایت عاجزی سے انصاف چاہنا ہے۔ لفظ مباہلہ قرآن کریم کی سورۃ آل عمران کی آیت ۶۱ (جو تفاسیر میں آیت مباہلہ کے نام سے مشہور ہے) کے لفظ نَبْتَهِلْ سے لیا گیا ہے۔ مباہلہ باب مفاعلہ سے ہے۔ اور اس کا مطلب ہے ایک دوسرے کے بالمقابل ابتہال کرنا۔ چونکہ اس میں مقابلے کا مضمون شامل ہے۔ اسی لئے بعد ازاں محاورتاً اسے مباہلہ کہہ دیا گیا۔ نَبْتَهِلْ جمع متکلم مضارع مجزوم۔ ابتہال مصدر افتعال۔ ہم گریہ و زاری کریں۔ عاجزی سے گڑگڑا کر دُعا کریں۔ ابتہال اور مباہلہ کا مادہ "بہل" ہے۔

امام راغب نے مفردات میں لکھا ہے کہ "بہل" اس اونٹ کو کہتے ہیں جو بندش سے آزاد ہو چنانچہ ان معنوں میں تمام ان جانوروں کو بھی "بہل" کہا جاسکتا ہے جو کلیتہً آزاد ہوں۔ اسی طرح عربی زبان میں "باہل یا باہلہ" اس عورت کو بھی کہتے ہیں جو اپنے آپ کو مع اپنے تن من دھن دین دولت اور عزت کے کسی کے حضور پیش کر دے۔ پس انہیں معنوں میں مباہلہ (جو ظاہر بات ہے دو فریقین کے درمیان ہوتا ہے) کی صورت میں چونکہ ہر دو فریق کسی خاص دینی امر کے لئے خدا تعالیٰ کی عدالت سے انصاف چاہنے کے متمنی ہوتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنا سب کچھ مع اپنے بال بچوں عورتوں مردوں اور دیگر تمام نفوس کے خدا تعالیٰ کے سپرد کر کے اس کے حضور عرض کرتے ہیں کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر اپنی لعنت ڈال اور ہمیں ہلاک یا ذلیل و خوار کر دے اور اگر ہم سچے ہیں تو ہمارے مخالف فریق سے ایسا ہی معاملہ کر۔ چنانچہ امام راغب کے مطابق جن لوگوں نے اس جگہ لعنت کرنے کے معنے بیان کئے ہیں ان کے قول کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس جگہ دُعا لعنت ہی کے لئے ہے۔ زمخشری نے بھی کشاف میں لکھا ہے کہ بَہْلَۃٌ کی اصل دُعا لعنت ہے۔ اسی طرح بعض کے نزدیک چونکہ ابتہال کے اندر مقابلہ کا مفہوم بھی شامل ہے اس لئے اس کے معانی ایک دوسرے پر لعنت کی بد دُعا کے لئے مخصوص ہیں۔

مندرجہ بالا تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مباہلہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاص دینی امر میں فیصلہ کے لئے اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر کے نہایت عاجزی گریہ و زاری اور تضرع سے لعنت کی بد دُعا کے لئے ایک دوسرے کا مقابلہ کر کے خدا تعالیٰ سے اس امر میں انصاف چاہنا جس پر آیت مباہلہ کے الفاظ "ثُمَّ نَبْتَهِلْ" واضح طور پر دلالت کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس آیت کا نام ہی تفاسیر میں آیت مباہلہ کے نام سے موسوم ہے اور انہی معنوں میں مباہلہ کے ہر دو فریق کے مابین اشتراک کا مفہوم پایا جاتا ہے جیسا کہ ابن عباسؓ اپنی تفسیر میں اس آیت کے زیرِ تفسیر ان الفاظ پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر سب مل کر خوب جد و جہد اور آہ و زاری کے ساتھ دُعا کریں اور اس طور پر کہ.... .... جو ہم میں سے جھوٹا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں"

(تفسیر ابن عباس جلد اوّل زیر تفسیر آیت مباہلہ (اردو ترجمہ) مترجم مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی ناشر المہ یار سنز صفحہ ۱۳۳)

اسی طرح ابن کثیر نے بھی اپنی تفسیر میں "ثُمَّ نَبْتَهِلْ" الفاظ کے یہی معنی لئے ہیں۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر جلد اوّل زیر آیت سورۃ آل عمران آیت ۶۱۔

مباہلہ کا چیلنج اس وقت دیا جاتا ہے کہ جب دو فریقوں میں سے کسی ایک فریق کا کسی حق بات کے تسلیم کرنے میں دوسرا فریق (فریق مخالف) ہٹ دھرمی سے کام لے رہا ہو تو اس وقت فریقِ اوّل اپنے دعویٰ یا حق کی صداقت کے لئے خود اپنے لئے یہ بد دُعا کرتا ہے کہ اگر وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے تو اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (لعنت اللّٰہ علی الکاذبین) اس کے بعد فریقِ ثانی بھی جب کہ وہ فریقِ اوّل سے اس کے دعویٰ کی صداقت کے لئے اس سے روشن اور واضح دلائل کو سمجھ چکا ہو لیکن اس کے باوجود بھی وہ اُسے جھوٹا قرار دیتا ہو تو تب اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھی یہ اعلان کرے کہ میں فریقِ اوّل کو بہر صورت جھوٹا سمجھتا ہوں اور میں اپنے اس دعویٰ میں سچا ہوں اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا تعالیٰ کی لعنت پڑے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مباہلہ کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

(۱) "مسنون طریق مباہلہ کا یہ ہے کہ جو شخص مباہلہ کی درخواست کرے اس کے دعویٰ کی بنا ایسے یقین پر ہو جس سے وہ اپنے فریقِ مقابل کو قطعی طور پر مفتری اور کاذب خیال کرے اور اس یقین کا اس کی طرف سے بصراحت اظہار چاہیئے کہ میں اس شخص کو مفتری جانتا ہوں۔ نہ صرف ظن اور شک کے طور سے بلکہ کامل یقین سے ...... مباہلہ میں دونوں فریق ایسے چاہئیں کہ درحقیقت یقینی طور پر ایک دوسرے کو مفتری سمجھیں اور وہ حسنِ ظن جو مومن پر ہوتا ہے ایک ذرّہ اُن کے درمیان موجود نہ ہو ورنہ اجتہادی اختلافات میں ہرگز مباہلہ جائز نہیں اور اگر مباہلہ ہوگا تو ہرگز کوئی ثمرہ مرتب نہیں ہوگا......"

میاں عبد الحق صاحب غزنوی کے مباہلہ کے اشتہار کا جواب مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۹۳ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۱۴ تا ۲۱۵

(۲) "یہ بھی یاد رہے کہ اصل

مسنون طریق مباہلہ کا یہی ہے کہ جو لوگ ایسے مدعی سے مباہلہ کریں جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتا ہو اور اس کو کاذب یا کافر ٹھہراویں وہ ایک جماعت مباہلین کی ہو۔ صرف ایک یا دو آدمی نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ فقل تعالوا میں تعالوا کے لفظ کو بصیغہ جمع بیان فرمایا ہے کہ اس نے اس جمع کے صیغہ سے اپنے نبی کے مقابل پر ایک جماعت مکذبین کو مباہلہ کے لئے بلایا ہے نہ شخص واحد کو۔ بلکہ من حاجک کے لفظ سے جھگڑنے والے کو ایک شخص واحد قرار دے کر پھر مطالبہ جماعت کا کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی جھگڑنے سے باز نہ آوے اور دلائل بینہ کردہ سے تسلی نہ پکڑے تو اس کو کہہ دو کہ ایک جماعت بن کر مباہلہ کے لئے آویں۔"

(اشتہار انجام حجت علی العلماء مندرجہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۲ تا ۳۴ منقول از مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۰۲-۳۰۳)

اسی طرح مشہور اہل سنت عالم جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب بھی مباہلہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"فقل تعالوا ندع الخ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مباہلہ کرنے کا حکم دیا ہے جس کی تعریف یہ ہے کہ اگر کسی امر کے حق و باطل ہونے میں فریقین میں نزاع ہو جائے اور دلائل سے نزاع ختم نہ ہو تو پھر ان کو یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ سب مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ جو اس امر میں باطل پر ہو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے وبال اور ہلاکت پڑے۔ کیونکہ لعنت کے معنی رحمت حق سے بعید ہو جانا ہے۔ اور رحمت سے بعید ہونا قہر سے قریب ہونا ہے۔ پس حاصل معنی اس کے یہ ہوئے کہ جھوٹے پر قہر نازل ہو۔ سو جو شخص جھوٹا ہوگا وہ اس کا خمیازہ بھگتے گا۔ اس وقت پوری تعیین صادق و کاذب کی منکرین کے نزدیک بھی واضح ہو جائے گی۔ اس طور پر دعا کرنے کو مباہلہ کہتے ہیں۔"

(معارف القرآن جلد دوم صفحہ ۸۵ از مولانا مفتی محمد شفیع صاحب)

قرآن کریم میں تین مقامات پر مباہلہ کا ذکر آیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے خود اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو مخالفین کو "دعوت مباہلہ" دینے کا حکم فرمایا ہے۔

(۱) سورۃ آل عمران میں جس کا پس منظر یہ ہے کہ سنہ ۹ھ میں نجران کا ایک عیسائی وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ یا مناظرہ کے لئے مدینہ منورہ آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اسلام کے عقائد بیان فرمائے اور اپنے دعویٰ کی حقیقت بھی بیان فرمائی لیکن وہ کسی بھی صورت میں آپ کی تصدیق و تائید نہیں کر رہے تھے بلکہ آپ کی تکذیب پر بہر صورت تلے رہے جس پر آیت مباہلہ نازل ہوئی۔ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ یعنی اب جو (شخص) تیرے پاس علم الٰہی کے آچکنے کے بعد تجھ سے اس کے متعلق بحث کرے تو تو (اسے) کہہ دے (کہ) آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں کو اور تم اپنے نفوس کو پھر گڑگڑا کر دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ (آل عمران : ۶۱)

(۲) سورۃ البقرہ آیات ۹۴-۹۵ میں (جس کی وضاحت آئندہ صفحات پر موقعہ کی مناسبت سے آئے گی۔)

(۳) تیسری مثال جو ہمیں قرآن سے مباہلہ کے متعلق ملتی ہے وہ سورۃ جمعہ میں یوں بیان ہوئی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مقبول ترین بندے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودیوں کو دعوت مباہلہ کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ۔ (سورۃ جمعہ آیت ۷-۸) ترجمہ (اے رسول) تو کہہ دے۔ اے یہودیو! اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم باقی دنیا کو چھوڑ کر اللہ کے دوست ہو اور اس کی پناہ میں ہو تو اگر تم (اس دعویٰ میں) سچے ہو تو موت کی تمنا کرو (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کرو) مگر وہ اپنے گزشتہ اعمال کی وجہ سے کبھی بھی مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔

مندرجہ بالا آیات قرآنی کے مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کی دعوت یا چیلنج دینے کا حق صرف اس فرستادہ شخص کو ہوتا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا مامور ہے یا فلاں امر کے لئے اس نے اسے الہام کیا ہے گویا دوسرے لفظوں میں کسی مدعی مامور من اللہ ملہم من اللہ (یا اس کے نائب یعنی خلیفہ) کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے دعاوی کی صداقت کے لئے فریق مخالف پر دلائل و بینات واضح کرنے کے بعد بھی جب کہ اس کا فریق مخالف اپنی ہٹ پر قائم رہے تب اسے دعوت مباہلہ دے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (باذن الٰہی) اہل نجران کو دی گئی دعوت مباہلہ کے پس منظر سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نجران کے عیسائیوں کو دعوت مباہلہ اسی بناء پر دی تھی کہ آپ اس بات کے دعوے دار تھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو وحی کے ذریعے (قرآن کریم میں) بتایا ہے کہ عیسائی لوگ اس بات میں قطعی جھوٹے ہیں کہ مسیح ابن مریم خدا ہے یا خدا کا بیٹا ہے۔ یا خدا کا کوئی شریک ہے بلکہ وہ تو نہ صرف قرآن کریم بلکہ بائبل کے مطابق بھی فقط مثل آدم علیہ السلام کے خدا تعالیٰ کا ایک برگزیدہ بندہ ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ آل عمران کی آیت مباہلہ سے پہلے کی تمام آیات سے واضح ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

"اللہ رب العالمین اس کے بعد اپنے نبی کو حکم دیتا ہے کہ اگر اس قدر واضح اور کامل بیان کے بعد بھی کوئی شخص تجھ سے امر عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جھگڑے تو انہیں مباہلہ کی دعوت دے کہ ہم فریقین مع اپنے بیٹوں اور بیویوں کے مباہلہ کے لئے نکلیں اور خدا تعالیٰ سے بہ عاجزی کہیں کہ خدایا! ہم دونوں میں جو جھوٹا ہو اس پر تو اپنی لعنت نازل فرما۔ اس مباہلہ کے نازل ہونے کا اور ابتدائے سورت سے یہاں تک کی ان تمام آیتوں کے نازل ہونے کا سبب نجران کے نصاریٰ کا وفد تھا۔ یہ لوگ یہاں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے ان کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ الوہیت کے حصہ دار اور خدا کے بیٹے ہیں۔ پس ان کی تردید اور ان کے جواب میں یہ سب آیتیں نازل ہوئیں۔"

(باقی آئندہ)

* ان کی وضاحت آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں

تقریب شادی و رخصتانہ

مورخہ ۲۴/۲/۸۹ کو عزیزم سید فرقان احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین صاحب ایڈوکیٹ رانچی مرحوم کی شادی کی تقریب عمل میں آئی مسجد مبارک میں دلہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد دعا ہوئی ازاں بعد بارات کثیر مجمع کے ساتھ خاکسار کے مکان پر تشریف لائی یہاں بھی خاکسار کی چھوٹی بیٹی عزیزہ نسیم اختر روبی سلمہا کے رخصتانہ پر اجتماعی دعا ہوئی مورخہ ۲۶/۲/۸۹ کو باراتی بمبئی واپس تشریف لے گئے

قارئین کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

خاکسار منظور احمد درویش قادیان

دعائے مغفرت

مکرم حاتم خانصاحب معلم وقف جدید کرڈاپلی اڑیسہ سے تحریر فرماتے ہیں - جماعت احمدیہ کرڈاپلی کے ایک مخلص احمدی مکرم محمد شمیم صاحب ...... مورخہ ۷/۳/۸۹ کو دن ½۹ بجے بعمر قریباً ۵۸ سال وفات پا گئے - اناللہ وانا الیہ راجعون - مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور شریف الطبع ملنسار اور خوش اخلاق اور باشرح چندہ ادا کرنے والے تھے - مرحوم نے ایک بیوہ جو کہ موصیہ ہیں اور دو لڑکے ایک لڑکی ایک نواسہ ایک نواسی یادگار چھوڑے ہیں - صدقہ کے لئے پچاس روپے اور اعانت بدر پچاس روپے انکے لڑکے محمد اسحاق صاحب نے ادا کئے ہیں - مولا کریم قبول کرے

مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل پانے کے لئے درخواست دعا ہے -

(ادارہ)

آپ کے خطوط

مکرم محمد ارشد الغزالی ندوی صاحب -

ایڈیٹر پندرہ روزہ اخبار "الیوم" لکھنؤ - آپ کا مرسلہ مکتوب گرامی ملا یاد آوری کا شکریہ! حسب فرمائش آپ کے ایڈریس پر "بدر" کا جشن تشکر نمبر بھجوایا جا رہا ہے - رسیدگی اور بعد مطالعہ اپنے تاثرات سے مطلع فرمادیں تو نوازش ہوگی -

(ایڈیٹر)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰ مارچ ۸۹ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے میرے نواسے عزیز عبد الرحمن خالد ابن مکرم حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم درویش قادیان کا نکاح عزیزہ امۃ الوسیم سلمہا بنت مکرم مبشر احمد صاحب امروہی کے ساتھ مبلغ ۶۰۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا اور ایجاب و قبول کے بعد دعا کرائی احباب کرام سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے - (خاکسار محمد دم حسین قادیان)

درخواست ہائے دعا

● - مکرم تنویر احمد خاں ولد محمد یوسف خانصاحب نے انڈین انسٹیٹیوٹ آف SKIING (سکنگ) گلمرگ کشمیر کی طرف سے پہلی پوزیشن SALALOM RACE میں حاصل کی ہے - آئندہ نمایاں کامیابیوں کے لئے ان کی صحت وسلامتی مقاصد میں کامیابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے -

(ادارہ)

● - مکرم سیٹھ بشیر الدین الہ دین صاحب - حیدر آباد میں بیمار ہیں صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے -

● - محترمہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ اڑیسہ ڈھینکانال سے درخواست دعا کرتی ہیں کہ ان کا بیٹا واقف زندگی میٹرک کا امتحان دے رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے -

● - مکرم حضرت منڈاسگر صاحب صدر جماعت ھیلی اعلان کرواتے ہیں کہ جماعت کے چند بچے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے -

● مکرم بہادر خاں صاحب آف سانوھن - (سکریٹری مال) کو گر کر ٹانگ پر چوٹ آئی ہے موصوف کی صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے

(ادارہ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید شادی کے مارٹ - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

پیش کردہ

بانی پولیمرز — کلکتہ ۴۹

ٹیلیفون نمبرز - ۵۲۵۶ - ۵۱۳۷ - ۴۵۲۸ - ۴۳۰

وفات مکرم ... عبدالشکور صاحب سردار نگر ضلع مراد آباد میں اکیلے ہی مخلص احمدی تھے۔ ریٹائر ہونے کے باعث انکی دلی خواہش تھی گھر میں جوبلی دیکھ لوں کچھ دن پہلے وہ اپنے سسرال امروہہ آگئے ۱۹ مارچ کو روزہ رکھا ۲۳ مارچ کو جوبلی کی تقریبات کی تیاری دیکھ کر چار بجے وفات پائی ہے اسطرح اللہ تعالیٰ نے انکی دعا کو سن لیا مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور چار بچے چھوڑے ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے نیز انکا وہ خیر

أفضل الذكر لا إله إلا الله
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳...

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH- 275475 }
RESI-273903 } CALCUTTA - 700073.

الدین النصیحۃ
ترجمہ: - دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے
MOHAMMED RAHMAT PHONE C/O 896008
AZ SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES
45-B PANDUMALI COMPOUND
DR-BHADKAMKAR MARG BOMBAY-PH-400008

"الخیر کلہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

THE JANTA PHONE:- 279203
CARD BOARD BOX MFG - CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

ارشاد بوک اسٹیشنری
اسلام لاؤ تو ہر خرابی۔ برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جاؤ گے
محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORS
TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PH= OFFICE - 6348179
RESI - 6289389 BOMBAY 400099

اطع اباک
اپنے باپ کی اطاعت کر
(حدیث نبوی)
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES, SIZES
FIRE WOOD, MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES ETC
VANIYAMBALAM (KERALA)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر: - سید شوکت علی اینڈ سنز
(پٹنہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ جیدی نارتھ ناظم آباد کراچی فون - ۶۲۹۴۴۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)
AUTOWINGS آٹو ونگس
15, SANT HOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE NO 76360 }
74350 }

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریبز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر:۔ 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"
(کشتی نوح)
پیشکش :۔ ROYAL AGENCY
PRINTERS BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE-670001-PH 4498 (KERALA)
HEAD OFFICE :-PO-PAYANGADI-670303-PH-12

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ
احمد الیکٹرانکس، کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)
گڈلک الیکٹرانکس، انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)
ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" ۔ ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱
الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے ۔ فون ۴۲۹۱۶
(پتہ)
نمبر ۲۰۴/۲/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ آندھرا پردیش

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
(پیشکش)
SAIRA TRADERS
WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002
PHONE - 522860

AUTHORISED JEEP PARTS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PARKINS P3 P4 P6 P6/354
"AUTOCENTRE"
28-5222
28-1652
آٹو ٹریڈرز
ہر قسم کی گاڑیوں ۔ پٹرول و ڈیزل کار ۔ ٹرک ۔ بس ۔ جیپ ۔ ٹریکٹر اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں ۔ ٹیلیفون نمبر
۱۶ ایمنگولین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱ }
AUTOTRADERS 16 MANGOELANE CALCATTA-700001

"قرآن کریم کو تدبّر سے پڑھو"
(کشتی نوح)
MIR®
CALCUTTA - 15
پیش کرتے ہیں :۔
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!